سورۃ الحجرات کی روشنی میں

چند اخلاقی ضابطے

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الرحمٰن السدیس حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد: اللہ کے بندو! پرہیزگاری اختیار کرو کیونکہ پرہیزگاری بہترین نور اور انسانی روح کو جانچنے کا بہترین پیمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ﴾ [الحجرات:۱۳]
''بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز ومکرم وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔''

جان رکھو کہ بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے، یہ ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور (روشنی) اور واضح کتاب آگئی ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کے راستوں پر چلاتا ہے جو اس کی رضا کی اتباع وپیروی کرتے ہیں اور ان کو تاریکیوں (گمراہی) سے اپنے اذن وتوفیق سے نور (ہدایت) کی طرف لاتا ہے اور انہیں سیدھے راستہ پر لگاتا ہے۔'' [المائدہ: ۱۵-۱۶]

مسلمانو! وہ افضل ترین شے کہ جس میں عقل ودانش اور سمجھ بوجھ کی صلاحیتیں صرف کرنی چاہئیں، اللہ کی کتاب میں اسرار ورموز تلاش کرنا، پوشیدہ حقائق تک رسائی کی کوشش کرنا اور قرآن کی تشریحات کی جانچ پڑتال کرنا ہے کیونکہ قرآن کریم میں راہِ ہدایت کی واضح نشانیاں اور دین کی بنیادیں موجود ہیں۔ یہی قرآن تمام فتنوں اور مشکلوں سے بچنے کی پناہ گاہ ہے، یہ ہمیشہ رہنے والی نعمت ہے، یہ دین اسلام کی حقانیت کی دلیل ہے، یہ برائی کو روکنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اللہ کا کلام دلوں کی شفا ہے۔ متشابہات اور اختلاف والی اشیا کے بارے میں عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے والا ہے۔

پاک ہے وہ ذات جس نے قرآن حکیم کو بہارِ دل بنایا، عظیم افکار کو اعلیٰ اسلوب میں بیان فرمایا۔ یقیناً انسانی عقل، قرآن حکیم کے پوشیدہ معانی تک نہیں پہنچ سکتی، اس کے مکمل اوصاف زبان بیان نہیں کرسکتی۔ سعادت مند ہے وہ شخص جو دل وجان سے قرآن کریم کی طرف متوجہ ہوگیا، جس نے پورے جذبے کے ساتھ فکر ودانش کی صلاحیتیں قرآن کیلئے وقف کردیں۔ صاحب توفیق بھی وہی ہے جسے تدبرِ قرآن کی توفیق ملی، قرآن کے ذریعے سے نصیحت کرنے اور نصیحت لینے کیلئے چن لیا گیا۔ ایسا شخص قرآن کے باغات میں مزے سے سیر کرتا ہے اور پاکیزہ نہروں سے سیراب ہوتا رہتا ہے۔

قرآن دلوں کو خوشی سے بھر دیتا ہے طبیعت کو پھولوں کی سی خوشبو سے معطر کر دیتا ہے اپنے الفاظ کے ذریعے دلوں کو زندگی بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو روح کا نام دیا ہے۔ فرمایا ''اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف وحی کی صورت میں اپنی ایک (خاص) روح بھیجی۔''

اے امتِ قرآن! مخلوق کے کلام پر کلام اللہ کی برتری اور فضیلت ویسے ہی ہے جیسے کہ مخلوقات کے مقابل رب کا مقام و مرتبہ ہے۔ امام شاطبیؒ بیان کرتے ہیں ''قرآن کریم اسلامی شریعت کا کل ہے یہ ملت اسلامیہ کی بنیاد، حکمت اور سمجھداری کا سرچشمہ، رسالت کی دلیل، آنکھوں کا نور اور دلوں کا سرور ہے۔ اللہ تک پہنچنے کا اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں اور نجات کا بھی اس کے سوا کوئی ذریعہ نہیں۔ جو شخص شریعت کے کل کو سمجھنا چاہتا ہے، شریعت اسلامیہ کے اہداف کا ادراک کرنا چاہتا ہے اور شریعت کے دمکتے ہیروں میں شامل ہونا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ قرآن کریم کو دوست بنائے اور ہمہ وقت اس کا ساتھ نبھائے، اٹھتے بیٹھتے اسے یاد رکھے، فکر و عمل سے اس کی پیروی کرتا رہے۔''

اے امتِ اسلامیہ! اس دور میں کہ جب مادی اور معاشرتی جنگیں عروج پر ہیں، رویوں اور اخلاق میں اختلاف برپا ہو چکا ہے، شریعت اسلامیہ کو لوگ الٹے دماغ سے سمجھنے لگے ہیں۔ اب قرآنی آداب و اخلاق کی طرف لوٹنا لازم ہو چکا ہے، کیونکہ قرآن کریم ہی کے ذریعے حقیقی تربیت کی جا سکتی ہے، اسی سے تہذیب کی بنیادیں اخذ کی جا سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ قرآن کے ذریعے نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ یہ آپ ﷺ کا معمول تھا اکثر اوقات آپ ﷺ قرآن ہی کا خطبہ دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''بس تم اس قرآن کے ذریعہ سے ہر اُس شخص کو نصیحت کر دو جو میری تنبیہ سے ڈرے۔'' [ق:۴۵] اسی طرح فرمایا ''لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے، یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کر لیں ان کیلئے رہنمائی اور رحمت ہے۔'' [یونس:۵۷]

''اللہ کی کتاب بہترین سفارشی ہے، یہ انسان کو دوسروں سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ یہ بہت فوائد دینے والی اور عنایت فرمانے والی کتاب ہے۔ یہ بہترین ساتھی ہے کہ جس کی باتوں سے جی نہیں بھرتا۔ جتنی مرتبہ اسے دہراؤ اس کی خوبصورتی بڑھتی جاتی ہے۔'' کیا ہی خوش قسمتی ہے کہ ہم چیلنجز بھرے دور میں قرآن کی واضح آیات کے ساتھ کچھ وقت گزاریں، اس سے سبق اخذ کرنے کی کوشش کریں اور اللہ کی رحمتیں تلاش کریں، اس کے پھلوں کا مزہ لیں، ایسی سورت پڑھیں کہ جو اخلاق و آداب کی سورت ہے۔ سورۃ الحجرات کہ جو انسان کو اپنی حدود سکھاتی

ہے اور حدود سے بڑھنے سے منع کر کے اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ معاملہ کرنے کا ادب سکھاتی ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ [الحجرات:۱] ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔'' اس آیت میں شریعت اسلامیہ کے چمکتے دمکتے اہداف میں سے ایک عظیم ہدف ذکر کیا گیا ہے۔ کلام کا مقصود یہ ہے کہ انسان کو شہوت کی بندگی اور نفس کی پیروی سے نکال کر اللہ کی حقیقی اور صحیح انداز میں پیروی کی طرف لے جایا جائے۔ شریعت اسلامیہ کا ہدف یہ ہے کہ انسان کو شہوت کے شکنجوں سے چھٹکارا دلایا جائے تاکہ وہ خود بھی اللہ کی بندگی اختیار کرے کیونکہ چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے بہر حال وہ اللہ ہی کا بندہ ہے۔

دیکھئے! جس تہذیب میں دنیا کے لوگ سالہا سال چین وسکون اور خوشی کی زندگی بسر کرتے رہے ہیں اس کی بنیاد شریعت اسلامیہ کے روشن اصولوں نے ہی رکھی تھی اور یہی احکام الٰہی اور ارشادات نبوی پر عمل کرنے کا دنیا میں ملنے والا صلہ ہے۔

آج کہ جب امت کی وسیع وعریض زمین کی ہر وادی اور ہر خطے پر مصیبتیں ہی مصیبتیں نازل ہو رہی ہیں اور امت کے پُر نور چہرے کو گدلا رہی ہیں، اس سیاہ صورتحال میں اگر کوئی نجات کا امیدوار ہے تو وہ جان لے کہ نجات شریعت اسلامیہ کے اہداف کی طرف لوٹنے میں ہی ہے، سنت محمدیہ کی اتباع میں ہی ہے۔ اسی میں ہماری عزت ونصرت ہے۔ شریعت اسلامیہ کی زبان دنیا کی واضح ترین زبان ہے، اسی کے ذریعے امت کو بلندی اور حکومت نصیب ہو سکتی ہے اسی کے ذریعے امت کی چھنی ہوئی عزت اور شرف لوٹائے جا سکتے ہیں۔

اے امت فرقان! سورۃ الحجرات بندگی کے عظیم اصولوں میں سے ایک اصول کے بیان سے شروع ہوتی ہے، پھر اسے اعلیٰ اخلاق وآداب کا تاج پہنائے ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ معاملہ رکھنے کا ادب سکھاتی ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ [الحجرات:۲] ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی آواز نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو، اور نہ نبی ﷺ کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔''

اہل علم کا اجماع ہے کہ آپ ﷺ کا ادب واحترام وفات کے بعد بھی اسی طرح کرنا لازم ہے جس طرح ان کی زندگی میں کرنا لازم تھا۔ امام ابن مُفلحؒ فرماتے ہیں ''آپ ﷺ کے حجرۂ مبارک کے قریب آوازیں بلند نہیں کرنی چاہئیں کیونکہ آپ ﷺ کی حرمت اور ادب اسی طرح کیا جانا چاہیے جس طرح وفات سے پہلے کرنا لازم تھا۔''

امام مالکؒ کے سامنے کسی نے مسجد نبوی میں بلند آواز سے بات کی تو انہوں نے فرمایا ''اے فلاں! مسجد نبوی میں اپنی آواز مت بلند کر! اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا ''اپنی آواز نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو۔'' اور کچھ لوگوں کی تحسین کی اور فرمایا ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ﴾ [الحجرات: ۳]

''جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھتے ہیں وہ درحقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کیلئے جانچ لیا ہے، اُن کیلئے مغفرت ہے اور اجر عظیم۔'' اور کچھ لوگوں کی برائی ذکر کی ہے ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ﴾ [الحجرات: ۴] ''اے نبی ﷺ جو لوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔'' آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی ان کی حرمت اسی طرح باقی ہے جس طرح ان کی زندگی میں تھی۔

ایمانی بھائیو! سورۃ الحجرات میں مذکورہ آداب میں ایک ایسا ادب بھی بیان ہوا ہے جو یقیناً افراد اور معاشرے سدھارنے کیلئے بے حد لازمی ہے۔ یہ ادب خبروں کی تحقیق کرنا اور مسلمانوں کے بارے میں اچھا گمان رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَھَالَۃٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ﴾ [الحجرات: ۶]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔''

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''گمان سے گریز کرو، کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔'' [صحیح بخاری] آج خونی واقعات پے درپے تیزی سے رونما ہو رہے ہیں اور آج کا زمانہ جنگوں سے چُور ہے اور ساتھ ہی ساتھ کچھ ضعیف النفس لوگ امت کی وحدت بکھیرنے میں لگے ہیں، وہ اس کی اجتماعیت پاش پاش کرنا چاہتے ہیں، وہ جھوٹی خبروں اور بدترین افواہوں کے ذریعے معصوم لوگوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنا

چاہتے ہیں، جھوٹ پہ جھوٹ بولے چلے جاتے ہیں، ہر خوش نما اور خوش آئند چیز پر تنقید کرتے ہیں۔ ایسے لوگ آپ ﷺ کی اس حدیث کو پس پشت ڈال دیتے ہیں کہ ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔'' [صحیح بخاری]

جیسے جیسے بدترین افواہوں کا دائرہ وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے، حیا سے خالی اور غیرت سے عاری لوگ جدید میڈیا کے ذریعے بدترین برائیوں میں ملوث ہو رہے ہیں۔ ان برائیوں کا گناہ بھی اللہ کے یہاں بہت بڑا ہو گا۔ چنانچہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان سیاہ طبیعت لوگوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کا کلام ذہن نشین کر لیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ ''مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو۔'' [الحجرات:۱۰]

اہل اسلام کا فرض ہے کہ وہ اسلامی اخوت کو فروغ دیں، مسلمانوں کے گروہوں میں صلح کرانے کی کوشش کرتے رہیں، خاص طور پر مشکلات و مصائب اور چیلنجز کے اچانک حملوں کے دور میں یہ عمل اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔

اسی طرح یہ آیت بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾ [الحجرات: ۱۲] ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اور کیوں نہ ایسی غلط بات سنتے ہی تم نے کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات زبان سے نکالنا زیب نہیں دیتا، سبحان اللہ! یہ تو ایک بہتان عظیم ہے۔'' [النور:۱۶] حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''مجھے بتایا گیا کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ ایک محفل میں بیٹھے تھے تو ایک شخص بولنے لگا اور بغیر رکے بولتا ہی چلا گیا۔ اس پر انہوں نے فرمایا آپ لوگ اگر چپ رہیں تو آپ کا کیا نقصان ہے؟ اس طرح آپ پاک دامن بھی رہیں گے اور برائیوں سے بھی بچے رہیں گے۔''

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''میں نے دیکھا ہے کہ جو شخص دوسروں کے بارے میں باتیں کرتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں گر جاتا ہے۔'' شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں ''لوگوں کے متعلق باتیں علم اور عدل کی بنیاد پر ہونی چاہئیں نہ کہ جہالت اور ظلم کی بنیاد پر۔ لوگوں کی عزت پر حملہ ان کا مال لوٹنے سے بھی بدتر ہے۔''

مومن بھائیو! سیٹلائٹ، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے دور میں ہمیں تحقیق پر مزید توجہ دینی چاہیے۔ اس

شخص کی بات پر کان نہیں دھرنے چاہئیں جو کسی کی چال میں آ چکا ہو۔ اندھیرے کے کھلاڑیوں سے بھی بچ کر رہنا چاہیے جو بڑے بڑے جھوٹ اور بہتان بکتے ہیں اور مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے والی باتیں پھیلاتے رہتے ہیں۔ جھگڑے کراتے ہیں، دُوریاں پیدا کرتے ہیں، غیبت اور چغلی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چغلی کرنے والے اور غیبت کرنے والے کو ایسے وصف کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ جسے سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ فرمایا ﴿اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ﴾ [الحجرات: ۱۲] ''کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔''

جب ہم ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھیں جو اہل ایمان کا مذاق اڑاتے ہیں تو ان کے ساتھ مل کر مذاق میں ملوث نہ ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ﴾ [الحجرات: ۱۱] ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہی ان سے بہتر ہوں۔'' اس دور میں بالخصوص میڈیا کے شور وغل میں ایسا گروہ رونما ہو گیا ہے جو جب تک ہلا دینے والے الفاظ سے یا آنکھوں کے اشاروں سے لوگوں کی عزتوں پر حملہ نہ کریں، انہیں چین نہیں آتا اور تب تک یہ لوگ رکتے اور صبر نہ کر پاتے ہیں۔ لوگوں کی عزتوں کو شکار کی طرح نشانہ بناتے ہیں۔ کیا ہی بدترین مقصد اور کیا ہی بدترین اغراض ہیں ان کی۔

جھوٹ لکھتے ہیں اور ان کے قلم بس جھوٹ ہی لکھتے ہیں، حق چھپاتے ہیں یہی ان کے مذموم مقاصد کا تقاضا ہے۔ یہ لوگ پاکباز شریفوں کو برے اشاروں کا نشانہ بناتے ہیں، صالح اور نیک لوگوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ امت کی وحدت، بھائی چارہ اور ہم وطنی پاش پاش کرتے ہیں۔

لوگو! دوسروں پر لعن طعن سے خبریں بغیر تحقیق نقل کرنے سے اور جھوٹ سے اپنی زبان محفوظ رکھیے۔ خود عدل کیجئے، لوگوں ہی سے عدل کی توقع مت رکھیے، نصیحت کرتے رہیے، اللہ کا حق ادا کیجئے اور اللہ کی پکار پر لبیک کہہ دیجئے۔

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، برائیوں اور گناہوں سے بچو، ہر طرح کی تعمیر وترقی کی کوشش کرو، تم اللہ کی توفیق سے اعلیٰ منزلیں اور بلند مقام پالو گے۔

اے مومن بھائیو! اللہ تعالیٰ نے مذاق اُڑانے کی ممانعت پر مشتمل آیت کا اختتام ان الفاظ پر کیا ہے۔﴿وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾[الحجرات:۱۱]''جولوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔'' اگر صرف مذاق اڑانا اتنا سنگین جرم ہے تو پھر بے گناہوں کا قتل، زمین میں فساد برپا کرنا، اللہ کے گھروں کی بے حرمتی، مساجد اور عبادت خانوں کو مجرمانہ کاروائیوں کا نشانہ بنانا اور امن پسند نمازیوں کو خوفزدہ کرنا کس قدر گھناؤنا جرم ہوگا۔ ارشاد ربانی ہے ''اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کے معبدوں میں اس کے نام کی یاد سے روکے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو؟ ایسے لوگ اس قابل ہیں کہ ان کی عبادت گاہوں میں قدم نہ رکھیں اور اگر وہاں جائیں بھی تو ڈرتے ہوئے جائیں، ان کیلئے تو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذاب عظیم ہے۔'' [البقرۃ] یہ نہایت گھٹیا لوگ ہیں جو معاشرے کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں اور معاشرے کی نہایت پسندیدہ اقدار کی بے حرمتی کر رہے ہیں، ان کا طریقہ کار نہایت گھناؤنا ہے، ان کی رعونت اور غرور نہایت گھٹیا ہے۔ وہ اللہ رب العزت کے اس واضح فرمان کی مخالفت کرتے ہیں۔

﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا﴾ [الحجرات: ۱۳] ''لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔'' یعنی تمہارے قبائل اور کنبے تعارف کیلئے بنائے گئے ہیں، باہمی نفرت، قتل و غارت، بغض و عداوت اور لڑائی جھگڑے کیلئے نہیں بنائے تھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کا دور حاضر کی دہشت گردی کی تمام صورتوں اور شکلوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ دہشت گردی کا کوئی وطن، مذہب اور نسل نہیں، جبکہ اسلام نرمی کرنے، رحمت و آسانی کرنے، مل جل کر رہنے، درگزر کرنے اور امن و سلامتی والا مذہب ہے۔

بم دھماکے، خودکش حملے اور دہشت گردی کی خونی وارداتیں، کسی بھی دین میں روا نہیں ہیں۔ عقل سلیم اور درست رائے رکھنے والا کوئی شخص اس کو جائز قرار نہیں دے گا۔ یہ دنیا بھر کے قوانین، ملکی نظام اور معاہدوں کے منافی ہیں۔ اسلام ان بدترین کاروائیوں سے بری ہے۔ یہ اسلام کے عدل و انصاف اور بلندترین انسانی روایات و اقدار کے خلاف ہے جو تمام لوگوں کیلئے باعث رحمت ہیں۔ دہشت گردی کی تمام صورتوں اور قسموں کی روک تھام کیلئے بھرپور کوششیں جاری رہنی چاہئیں۔ اسے پوری قوت کے ساتھ نہایت احتیاط اور پختہ عزم کے ساتھ روکنے کی کوشش جاری ہے۔ یہ کوششیں فکری، مالی اور عملی ہونی چاہئیں۔ تاکہ دہشت گردی کے چشمے خشک کیے جا سکیں اور امن و سلامتی کے حصول کیلئے اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا جا سکے۔

لہٰذا دہشت گردی کو معتدل مسلمانوں اور عدل پسند اسلام کے ساتھ جوڑنا بالکل غلط ہے۔ انفرادی کاروائیوں اور خطا کاروں کی خطا کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس سے بھی بڑا خطرہ مسجد اقصیٰ کے خلاف یہودی دہشت گردی ہے نیز شام میں ہمارے بھائیوں کے خلاف شام کے ظالم حکمرانوں کے تباہ کن حملے ہیں۔ اسلام اپنی سنہری تعلیمات کے ذریعے اعلیٰ اخلاقیات کی تکمیل کرتا ہے۔ خوشگوار بھائی چارے اور محبت والفت کی حمایت کرتا ہے۔ اسلام معاشرے کے افراد میں باہمی درگزر اور معاف کرنے کو فروغ دیتا ہے۔ اسلام کی تعلیمات میں اللہ تعالیٰ کی انسانوں کیلئے محبت ورحمت نہایت روشن ہے۔

اے امتِ قرآن! سورۂ حجرات کا اختتام مومنوں کی صفات کے تذکرے پر ہو رہا ہے۔ پھر احسان جتانے کی ممانعت کا ذکر ہے۔ احسان جتانا صرف اللہ تعالیٰ کو روا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ حنین کے موقع پر انصاری صحابہ سے فرمایا ''کیا میں نے تمہیں راہِ حق سے بھٹکا ہوا نہیں پایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعے سے ہدایت سے نوازا۔ تم گروہ بندیوں کا شکار تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعے متحد کر دیا؟ اور تم فقیر تھے پھر اللہ نے تمہیں میرے ذریعے سے غنی کر دیا۔'' آپ ﷺ جو بات کرتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرتے اللہ اور اس کے رسول ہی کا احسان ہے۔ [صحیح بخاری]

فرمان الٰہی ہے ﴿يَمُنُّونَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَO اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ [الحجرات: ۱۷-۱۸] ''یہ لوگ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا ان سے کہو اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو، بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی اگر تم واقعی اپنے دعوائے ایمان میں سچے ہو۔ اللہ زمین اور آسمانوں کی ہر پوشیدہ چیز کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب اس کی نگاہ میں ہے۔''

اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈر جاؤ، اس کی کتاب کی آیات میں غور وفکر کرو اور اپنی زندگی میں انہیں لازمی لاگو کرو، اس طرح سے کہ ان کا اثر نظر آئے اور محسوس کیا جا سکے۔ تم دنیا اور آخرت کی خیر وبھلائی پا لو گے۔

اے اللہ! ہمیں گرانی، وباؤں، سود، بدکاری، زلزلوں، آفتوں اور تمام ظاہری اور باطنی فتنوں سے محفوظ فرما۔ اے اللہ دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کا مددگار بن جا۔ اے اللہ! مسجد اقصیٰ کو آزادی نصیب فرما۔ اے اللہ! اے قوی اے عزیز! ظالم یہودیوں سے مسجد اقصیٰ کو آزادی نصیب فرما۔ اے اللہ! اسے تا قیامت سربلند فرما۔ آمین